مسائل و عقائد میں

غیر مقلدین کے متضاد اقوال

از قلم

مفتی حبیب الرحمن صاحب خیر آبادی

منجانب

النعمان سوشل میڈیا سروسز

مقالہ نمبر ۱۳

مسائل وعقائد میں

غیر مقلدین کے متضاد اقوال

از

حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی

مفتی دارالعلوم دیوبند



بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین جو اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ ہمارا عمل حدیث نبوی پر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی وہ اجتہاد کا دعویٰ بھی کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں انکے یہاں بہت سے عقائد اور مسائل میں اختلاف اور تناقض پیدا ہوا ان کے پیشواؤں میں کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ کہتا ہے انہوں نے تقلید شخصی کا دامن چھوڑ کر اپنی خواہشات نفسانی کے مطابق مسائل وعقائد گڑھنا شروع کیے۔

ہم یہاں ان کے مشہور ومعتمد بڑوں کی کتابوں سے چند مسائل ذکر کر رہے ہیں۔ جس سے ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو جائیگا کہ یہ لوگ کہاں تک قرآن وحدیث پر عمل کرتے ہیں اہل حدیث کا فریضہ تو یہ ہے کہ نصوص (قرآن وحدیث) کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔ نصوص کے ہوتے ہوئے اپنے خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کرنی چاہئے۔

مگر یہ ایسے مجتہد مطلق ہیں کہ علم نہ ہونے کے باوجود، اجتہاد کے شرائط نہ پائے جانے کے باوجود اپنی عقل سے مسائل وعقائد نکالتے ہیں۔ حدیث کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔ اور پھر بھی اہل حدیث ہونے کے مدعی بنتے ہیں۔ لہذا وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

ان کے یہاں ایک عجیب بات ہے کہ انہوں نے احادیث کی صحت وضعف کو اپنے قبضۂ قدرت میں کر رکھا ہے۔ جس حدیث کو چاہا صحیح مان لیا اور جس حدیث کو چاہا ضعیف بنا دیا۔ ایک حدیث کو ایک جگہ صحیح کہہ دیا اور اسی کو دوسری جگہ ضعیف قرار دیا، جس چیز کو چاہا قاعدۂ کلیہ تسلیم کر لیا اور جس کو چاہا اس قاعدہ سے خارج کر دیا۔ حدیث کے خلاف تو ان کے بے شمار مسائل ہیں۔ یہاں تو صرف ان کے تناقض کو دکھایا گیا ہے۔ یہ ساری ضلالت وگمراہی اور بے راہ روی عدم تقلید کی وجہ نے ان میں پیدا ہوئی ہے کہ یہ لوگ صرف قرآن وحدیث ہی کو نہیں بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دین اسلام ہی کو سلام کر بیٹھے ہیں۔ دین کے عقائد ومسائل کو بچوں کا کھیل بنا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی لامذہبیت سے محفوظ رکھے۔ آمین۔



''غیر اللہ کو ندا کرنا جائز ہے''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ غیر اللہ کو ندا کرنا مطلقاً جائز ہے۔(۱)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت علی کو یا کسی ولی کو یہ خیال کر کے ندا کرے کہ ان کی سماعت علامۃ الناس کی سماعت سے اوسع ہے تو شرک نہیں۔(۲)
خود نواب صدیق حسن خاں بھی اسی کے قائل ہیں۔ وہ خود غیر اللہ سے مدد مانگتے ہیں۔

قبلہ دیں مددے
کعبۂ ایماں مددے
ابن قیم مددے
قاضی شوکاں مددے (۳)

اس کے برخلاف مولوی ثناء اللہ غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے۔(۴)

''زنا کی لڑکی سے نکاح جائز ہے''

مولوی نور حسن غیر مقلد لکھتے ہیں کہ زنا کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز ہے۔(۵)
جبکہ مولوی عبدالجلیل سامردی غیر مقلد فرماتے ہیں کہ زنا کی بیٹی سے نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ صحاح ستہ میں اس کا ذکر نہیں ہے۔(۶)
حدیث پر عمل کے دعوے دار ہو کر کوئی حدیث جواز میں نقل نہیں فرمائی۔

(۱) ہدیۃ المہدی ص:۲۳۔ (۲) ہدیۃ المہدی ص:۲۵۔ (۳) نفح الطیب ص ۴۷، ۵۷۔
(۴) اہل حدیث کا مذہب ص:۱۷ تا ص:۲۱۔ (۵) عرف الجادی ص:۱۱۳۔ (۶) العذاب المبین ۵۲

''مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں''

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد کہتے ہیں کہ مال تجارت میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(1) شوکانی، داؤد ظاہری، اور مولوی وحید الزماں بھی اس کے قائل ہیں۔

اس کے برخلاف مولوی عبدالجلیل سامرودی فرماتے ہیں کہ عام اہل حدیث کے یہاں مال تجارت میں زکوٰۃ واجب ہے۔(۲)

''چاندی سونے کے زیور میں زکوٰۃ واجب نہیں''

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد کہتے ہیں کہ چاندی اور سونے کے زیورات میں زکوٰۃ واجب نہیں۔(۳)

جب کہ غیر مقلدوں کے دوسرے پیشوا مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ چاندی سونے کے زیورات میں زکوٰۃ واجب ہے دلیل کے اعتبار سے وجوب قوی ہے(۴)

یہ ہیں حدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے کہ صریح حدیث کے ہوتے ہوئے بھی اس پر عمل نہیں کرتے ہیں۔

طوائف کی کمائی

مولوی وحید الزماں صاحب جو غیر مقلدوں کے پیشوا اور مقتدا مانے جاتے ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ طوائف (رنڈی) کی کمائی حرام ہے، اس کے یہاں دعوت کھانا جائز نہیں اس سے معاملہ کرنا درست نہیں۔ چنانچہ انہوں نے اسرار اللغۃ پارہ نمبر ۱۰ رص:۵۱ میں تصریح کی ہے۔

اس کے برخلاف مولوی عبداللہ غازی پوری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ طوائف کی کمائی حلال ہے۔(۱) فتوی مولوی عبداللہ غازی پوری مؤرخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ صرف توبہ کرلینا کافی ہے۔ حالانکہ مسلم شریف کی صحیح حدیث میں صاف طور پر رسول اللہ ﷺ کا

(۱) بدور الاہلہ ص:۱۰۲ (۲) العذاب المہین ص:۲۸، ۲۹ (۳) بدور الاہلہ:۱۰۱ (۴) ہدیۃ المہدی ج۲ ص:۵

ارشاد موجود ہے:" مهر البغي خبيث "یعنی زانیہ کی آمدنی، مال خبیث اور حرام ہے۔
ان نفس کے پجاری غیر مقلدوں سے پوچھئے کہ مولوی عبداللہ غازی پوری نے کون سی حدیث پر عمل کیا ہے۔ حدیث کا کھلم کھلا انکار کرتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ برعکس نام نہند زنگی کافور۔

''بیماروں پر جھاڑ پھونک''

مولوی وحید الزماں صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں کہ قرآن وحدیث سے بیماروں پر رقیہ (جھاڑ پھونک) کرنا جائز ہے۔
اس کے برخلاف دوسرے تمام غیر مقلدین جھاڑ پھونک کو مطلقاً ناجائز اور حرام کہتے ہیں۔(۱)
حالانکہ وہ جھاڑ پھونک جس میں کفریہ یا شرکیہ منتر پڑھے جائیں انہیں منع کیا گیا ہے، اور جن کلمات میں کفر وشرک کی آمیزش نہیں ہے اس کی اجازت دی گئی ہے۔
چنانچہ مسلم شریف میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد موجود ہے۔
" لا بأس بالرقى مالم يكن فيه شرك "
اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے رقیہ کے کلمات پیش کئے گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
" ما أرىٰ باسا من استطاع منكم أن ينفع أخاه فلينفعه "
دوسری حدیث میں جو ابوداؤد نے روایت کی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ کا رقیہ حضرت زینب (زوجہ عبداللہ بن مسعود) نے خود بتایا ہے۔
" اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافي، لا شفاء الا شفائك شفاء لا يغادر سقما "
بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک

(۱) اسرار اللغۃ پارہ نمبر ۱۰، ص: ۱۱۸)

رات رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے جب ہاتھ زمین پر سجدہ میں جانے کے لئے رکھا تو بچھو نے ڈنک مار دیا۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ نے بچھو پر لعنت بھیجی۔ اس کے بعد نمک اور پانی منگوایا نمک پانی میں ملا کر اس جگہ جہاں بچھو نے کاٹا تھا پانی کی دھار گرانے لگے اور اس پر ہاتھ پھیرتے رہے ساتھ ہی ساتھ معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتے رہے۔

ایک روایت میں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، تم لوگ دو شفا بخش چیزیں اپنے اوپر لازم پکڑ لو۔ یعنی شہد کھا کر اور قرآنی آیات پڑھ کر شفاء حاصل کیا کرو۔ (ابن ماجہ) بعض محدثین نے اسے حدیث موقوف بتایا ہے۔

اس طرح کی بہت سی احادیث رقیہ کے جواز پر موجود ہیں مگر حدیث سے بغض رکھنے والے غیر مقلد آنکھیں بند کر کے کہتے اور لکھتے ہیں کہ رُقیہ ناجائز اور شرک ہے حالانکہ اوپر کی احادیث سے معلوم ہوا کہ قرآن وحدیث کے الفاظ سے اگر کوئی رقیہ کرتا ہے یا تعویذ لکھتا ہے وہ بلاشبہ جائز ہے۔ ہاں جو لوگ قرآن وحدیث کے خلاف کفریہ اور شرکیہ کلمات سے رقیہ کرتے ہیں یا تعویذ لکھتے ہیں۔ اس کو بلاشبہ ہم بھی ناجائز وحرام سمجھتے ہیں۔

''گانا بجانا شادی میں جائز ہے''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ تفریح طبع کے لئے گانا بجانا مختلف فیہ، ہے اور عید، شادی اور دیگر خوشی کے مواقع پر جائز بلکہ مستحب ہے۔ (۱)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ گانا بجانا یعنی مزامیر وغیرہ مطلقاً حرام ہے علامہ ابن تیمیہ اور ابن قیم بھی مطلقاً حرام کہتے ہیں۔ (۲)

حدیث میں صراحت کے ساتھ آیا ہے:

''الغناء یورث النفاق بعثت لأمحق المعازف۔

(۱) اسرار اللغۃ پارہ ششم ۸۶ (۲) بدور الاہلہ ص ۵۱۳

نیز قرآن پاک میں ہے۔

"ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الخ"

یہ نصوص کھلم کھلا گانے بجانے کی حرمت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ مگر حدیث پر عمل کرنے کے دعویدار اہل حدیث اسے جائز ہی نہیں بلکہ اسے مستحب بتاتے ہیں۔ کیا یہ قرآن وحدیث پر عمل ہے۔ یا خواہش نفسانی پر۔

"نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ زور سے پڑھنا"

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ نماز جنازہ میں جہر کے ساتھ یعنی بلند آواز سے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے، آہستہ پڑھنا مستحب نہیں!۔(۱)

جب کہ مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں صحیح قول یہ ہے کہ بلند آواز کے ساتھ سورۂ فاتحہ نہ پڑھے بلکہ آہستہ پڑھے۔(۲)

"شراب سرکہ بن جانے پر پاک نہیں ہوتی"

علامہ ابن تیمیہ جو غیر مقلدوں کے گرو کہلاتے ہیں وہ ہر حال میں شراب کو نجس کہتے ہیں یعنی اگر شراب قلب ماہیت ہو کر سرکہ بن جائے جب بھی وہ ناپاک ہی رہتا ہے پاک نہیں ہوتا۔(۳)

یہی ابن قیم کا بھی مذہب ہے۔

جب کہ علامہ شوکانی، اور نواب صدیق حسن خاں صاحب غیر مقلد شراب کو جب کہ وہ سرکہ بن جائے طاہر اور پاک بتاتے ہیں۔(۴)

"کفن میں عدد مسنون کپڑوں سے زیادہ دینا درست ہے"

مولوی وحید الزماں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ میت کے کفن میں مردوں کو تین کپڑوں سے زیادہ دینا۔ اور عورتوں کو پانچ کپڑوں سے زیادہ دینا مکروہ ہے۔(۵)

(۱) بدور الاہلہ ص ۹۲ (۲) ہدیۃ المہدی ص ۲۲۱ (۳) فتاوی ابن تیمیہ ج ۱ ص ۲۷۲ (۴) بدور الاہلہ (۵) ہدیۃ المہدی ص ۲۴

جب کہ علامہ شوکانی اور نواب صدیق حسن خاں صاحب غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ زیادتی میں کوئی حرج نہیں بلکہ بلاتردد اور بلاکراہت جائز ہے۔(۱)

''میت اٹھانے سے وضو واجب ہے''

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ جنازہ (میت) کے اٹھانے سے اٹھانے والوں پر وضو کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر کوئی باوضو جنازہ کو اٹھائے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ ہدیۃ المہدی، بدور الاہلہ، روضہ ندیہ میں مذکور ہے۔

جبکہ حضرت امام بخاری کے نزدیک میت کو اٹھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، نہ وضو کرنا واجب ہوتا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں روایت موجود ہے۔

''میت کو نہلانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے''

غیر مقلدین میں شوکانی، نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد، اور مولوی وحید الزماں صاحب غیر مقلد لکھتے ہیں میت کو غسل دینے سے۔ غسل دینے والوں پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

جب کہ صاحب نصر الباری غیر مقلد اپنی کتاب نصر الباری پارہ نمبر ۵ ص: ۵۳ میں لکھتے ہیں کہ میت کو نہلانے کی وجہ سے نہلانے والوں پر غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔ امام بخاری کے یہاں بھی غسل میت سے غسل واجب نہیں ہوتا ہے۔

''ختم تراویح میں تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھنا''

مولوی بشیر الدین صاحب قنوجی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ تراویح میں ختم کے دن تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنا بدعت ہے بلکہ وہ قرآن سنانے والے کو پہلے ہی منع کر دیا کرتے تھے۔

---

(۱) روضہ ندیہ ص ۱۰۸ (۲) روضہ ندیہ ص: ۲۷، بدور الاہلہ ص: ۳۲، ہدیۃ المہدی: ۲۶

جب کہ مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ یہ بالکل جائز ہے بدعت نہیں ہے۔(۱)

معلوم نہیں کون سی حدیث سے جواز نکالا ہے رسول اللہ ﷺ نے تراویح میں کبھی قل ہو اللہ تین مرتبہ نہیں پڑھی ہے۔ صلاۃ اللیل میں تین بار پڑھنا آتا ہے۔ اپنی طرف سے یہ مسئلہ نکالا اور پھر حدیث پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کیا غیر مقلدین حضرات اس کے جواز پر کوئی حدیث پیش کر سکتے ہیں؟۔

''نماز میں ستر کا چھپانا ضروری نہیں''

علامہ شوکانی اور نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ نماز میں ستر عورت شرط نہیں ہے یعنی نماز کی حالت میں کسی کی شرمگاہ کھلی رہی تو اس کی نماز درست ہے۔

اس کے برخلاف مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ستر عورت نماز میں شرط ہے اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔(۲)

ان دونوں خیالوں میں سے کس کو مانا جائے اور کس کو ترک کیا جائے ہر ایک اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ہر ایک مجتہد ہونے کا بھی دعویٰ کرتا ہے۔ اسی لئے یہ اختلاف ان میں پیدا ہوا۔

''فجر کے لئے دو اذان ہونی چاہئے''

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ اذان وقت کے اندر ہی ہونی چاہئے؟ وقت سے پہلے اذان جائز نہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان رات میں سونے والوں کو جگانے کے لئے ہوتی تھی۔ اور تہجد پڑھنے والوں کو لوٹانے کے لئے ہوتی تھی۔ ان کی اذان فجر کے واسطے نہ تھی۔(۳)

(۱) اسرار اللغۃ پارہ چہارم ص:۱۳۲ (۲) ہدیۃ المہدی (۳) بدور الاہلہ ص ۲۷

جب کہ مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ فجر کے واسطے دو اذانیں ہونی چاہئے۔(۱)

یہ اختلاف بھی دعوائے اجتہاد کی وجہ سے ہے ہر اہل حدیث اپنے من کا لاجا ہے۔ اسے حدیث ڈھونڈھنے اور حدیث کے سامنے تسلیم خم کرنے سے کوئی مطلب نہیں۔

''مؤذن کو اجرت پر رکھنا جائز ہے''

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ مؤذن کو اجرت دے کر رکھنا جائز نہیں۔(۲)

اس کے برخلاف مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں اجرت لینے میں کوئی حرج نہیں۔(۳)

''عورت بھی مؤذن ہو سکتی ہے''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ مؤذن کے لئے مذکر (مرد) ہونا شرط ہے، عورت اذان نہیں دے سکتی۔(۴)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں۔ کہ موذن کے لئے مرد ہونا شرط نہیں، بلکہ عورتوں اور مردوں کا ایک حکم ہے۔ یعنی عورت بھی مؤذن بن سکتی ہے۔(۵)

''اذان دینا واجب ہے''

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ پنجوقتہ نماز کے لئے اذان دینا واجب ہے۔

اس کے برخلاف مولوی وحید الزماں صاحب غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ اذان

(۱) ہدیۃ المہدی ص ۶۳ (۲) بدور الاہلہ ص ۳۶ (۳) ہدیۃ المہدی ص ۸۷ (۴) ہدیۃ المہدی ص ۶۳
(۵) بدور الاہلہ ص ۳۶ (۶) بدور الاہلہ ص ۳۶

کہنا سنت ہے۔واجب نہیں ہے۔اور وجوب کی دلیلوں کو رد کر دیا ہے۔(۱)

’’پورے رمضان کے روزے چھوٹ گئے تو کچھ بھی لازم نہیں‘‘

اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے پورے رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکا اور سال گذر گیا یہاں تک کہ دوسرا رمضان آ گیا، اور پچھلے رمضان کی قضا نہ کر سکا تو مولوی وحید الزماں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ بعد میں ان روزوں کی قضا کرنا ضروری ہے۔اور ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مد کھانا دینا تاخیر کی وجہ سے ضروری ہے۔

نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد فرماتے ہیں کہ تاخیر کی وجہ سے کچھ اس کے ذمہ لازم نہیں، حتی کہ وہ شیخ فانی جو روزے رکھنے پر قدرت نہیں رکھتا، اور وہ بیمار جس کی صحت یاب ہونے کی امید نہیں ہے ان کے اوپر نہ قضا واجب ہے نہ ہی کفارہ واجب ہے۔(۲)

مولوی عبد اللہ غازی پوری غیر مقلد نے ایک نیا مسئلہ نکالا ہے وہ یہ ہے کہ مریض و مسافر دو قسم کے ہیں ایک وہ جو روزے کی طاقت نہیں رکھتے، دوسرے وہ ہیں جو مشقت کے ساتھ روزے کی طاقت رکھتے ہیں تو پہلی قسم کے لوگوں کے لئے تو قضاء ہے اور دوسری قسم کے لوگوں کے لئے فدیہ ہے۔(۳)

یہ معصیت عدم تقلید کی وجہ سے پیش آئی ہے ان میں کا ہر شخص مجتہد مطلق ہے اور اپنی رائے میں مستقل ہے۔

’’میت کا چھوٹا ہوا روزہ ولی کے لئے رکھنا جائز ہے‘‘

حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ اگر میت کے ذمہ روزے کی قضا۔باقی رہ گئی پس اگر نذر کا روزہ تھا تو اس کا ولی اس روزے کی قضا کر سکتا ہے۔لیکن اگر اصلی فرض روزہ رمضان کا ہو تو پھر ولی کے لئے یا اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ میت کے روزوں کی خود قضا کرے۔(۴)

(۱) ہدیۃ المہدی ص:۳۶(۲) ہدیۃ المہدی ج۲ ص:۶۳۔(۳) بدور الاہلۃ ص ۱۲۸، الروضۃ الندیۃ ۱۵۰
(۴) از روضۃ الندیۃ ص ۱۳۶، ہدیۃ المہدی ص ۶۶

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں صاحب یہ فرماتے ہیں کہ جس طرح نذر کا روزہ میت کے بدلہ میں اس کا ولی رکھ سکتا ہے اسی طرح اصلی فرض روزہ بھی ولی میت کی طرف سے قضاء رکھ سکتا ہے۔(۱)

یہ ہیں نام نہاد اہل حدیث عبادات بدنیہ میں کوئی ایک دوسرے کے بدلہ میں نہ نماز پڑھ سکتا ہے نہ روزہ رکھ سکتا ہے۔ صاف طور پر حدیث میں آیا لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد الخ مگر یہ اپنے قیاس واجتہاد کے جوش میں حدیث کو بھی سلام کر بیٹھے ہیں۔

''خطبہ جمعہ کے شرائط میں نہیں ہے''

غیر مقلدوں کے مقتدا علامہ شوکانی فرماتے ہیں کہ خطبہ جمعہ کے فرائض، ضروریات اور شرائط میں سے نہیں ہے۔ خطبہ کے بغیر بھی جمعہ ہو جاتا ہے، نواب صدیق حسن خاں صاحب نے بھی ان ہی کی اندھی تقلید کی ہے۔(۲)

اس کے برخلاف مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ خطبہ نماز جمعہ کے شرائط میں سے ہے خطبہ کے بغیر جمعہ ہو ہی نہیں سکتا۔ انہوں نے خطبہ کے ضروری ہونے کو بڑی تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور دلائل کے ساتھ ثابت کیا ہے۔(۳)

یہ لوگ حدیث پر عمل کرنے کے مدعی ہیں۔ مگر آپ دیکھ رہے ہیں کہ حدیث کو چھوڑ کر من مانی اجتہاد کر رہے ہیں اسی لئے ان کے اقوال میں تناقض اور تضاد بیانی کثرت سے پائی جاتی ہے۔

''رکوع اور سجدہ میں تسبیحات واجب نہیں''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ رکوع اور سجدے میں تسبیحات کا پڑھنا واجب ہے۔(۴) اور اسی کو قول مختار اور قول اصح قرار دیا ہے، یہ دراصل علامہ ابن تیمیہ

(۱) الروضۃ الندیہ ص:۱۵۰ ہدیۃ المھدی ص:۲۶ (۲) الروضۃ الندیہ ص:۸۹ (۳) ہدیۃ المھدی ج ۵ ص ۱۵۱ تا ۱۵۱
(۴) ہدیۃ المھدی

کی تقلید جامد کی ہے۔

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں تسبیحات سنت ہیں واجب نہیں ہیں۔(۱)

یہ دونوں غیر مقلدوں کے پیشوا ہیں، اب عامی غیر مقلد کس پیشوا کی تقلید کرے، یہ اختلاف خواہش نفسانی پر چلنے اور حدیث کو چھوڑ کر عقل وقیاس کا گھوڑا دوڑانے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حدیث سے انہیں کوئی مطلب نہیں۔

جن لوگوں کے یہاں حدیث کی عظمت ہے وہ حدیث کے سامنے سر تسلیم خم کردیتے ہیں۔ حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی قیاس نہیں کرتے، پھر ان غیر مقلدوں نے حدیث کی صحت اور ضعف کو اپنے قبضۂ قدرت میں کر رکھا ہے جس حدیث کو چاہا صحیح مان لیا اور جس حدیث کو چاہا ضعیف بنادیا۔

”غسل میں بدن کا ملنا واجب ہے“

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ غسل میں بدن کا ملنا مستحب ہے۔(۲)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خانصاحب یہ لکھتے ہیں کہ بدن کا ملنا واجب ہے۔(۳)

شوکانی بھی وجوب کے قائل ہیں۔(۴)

”دخول مکہ کے لئے غسل مسنون نہیں“

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ دخول مکہ کے واسطے غسل کرنا سنت ہے۔(۵)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خان صاحب فرماتے ہیں کہ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل نہ کرے۔ یعنی وہ منع فرماتے ہیں بلکہ یوں لکھتے ہیں ظلمات بعضها فوق بعض است، یعنی غسل کرنا تاریکی پر تاریکی ہے۔(۶)

(۱) بدور الاہلہ ص:۵۵ (۲) ہدیۃ المہدی ص: ۲۳ (۳) بدور الاہلہ ص ۳۱ (۴) الروضۃ الندیہ ص: ۳۶
(۵) ہدیۃ المہدی ص ۲۶ (۶) بدور الاہلہ ص ۲۳

''مسافر کی اقتداء مقیم کے پیچھے ناجائز ہے''

مولوی عبدالجلیل سامرودی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ مسافر کی اقتداء مقیم کے پیچھے جائز ہے۔(۱)

اس کے برخلاف علی حسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ہرگز مسافر مقیم کے پیچھے اقتدا نہ کرے، اسے پچھلی دو رکعتوں پر شریک ہونا چاہئے۔(۲)

''مشت زنی جائز ہے''

مولوی نورالحسن خاں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ جلق لگانا۔ یعنی مشت زنی کرنا جائز ہے۔(۳)

جب کہ مولوی عبدالجلیل صاحب غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ مشت زنی جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ صحاح ستہ میں اس کا ذکر نہیں۔(۴)

''ہر رکعت کی ابتداء میں اعوذ باللہ پڑھنا''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ نماز کی ہر رکعت میں قراءۃ سے پہلے اعوذ باللہ پڑھنی چاہئے۔(۵)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ صرف نماز شروع کرتے وقت ابتداء نماز میں اعوذ باللہ کا پڑھنا مسنون ہے۔(۶)

ابن قیم اور شوکانی کا مسلک بھی یہی ہے۔

حدیث پر عمل کرنے والوں میں یہ تناقض اور تضاد بیانی کبھی نہیں ہو سکتی یہ سب تقلید نہ کرنے کا نتیجہ ہے کہ ہر ایک شتر بے مہار کی طرح دین میں قیاس آرائی کرتا ہے۔

" ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا "

(۱) العذاب المہین ص: ۷۱ (۲) البیان المرصوص ص: ۱۶۳ (۳) عرف الجادی ص ۲۱۲ (۴) العذاب المہین ص گ ۵۲۶ (۵) ہدیۃ المہدی ص ۱۷۷ (۶) الروضۃ الندیہ ص ۶۷

''ہر رکعت میں بسم اللہ زور سے پڑھنا''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ الحمد سے پہلے آہستہ بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں صاحب غیر مقلد یہ فرماتے ہیں کہ جہری نمازوں میں زور سے بسم اللہ پڑھے، یہی حق مذہب ہے۔ (۲)

یہ دونوں غیر مقلدوں کے مقتداء اور پیشواء ہیں ایک کچھ مسئلہ بتاتا ہے دوسرا کچھ بتاتا ہے، اب سادہ لوح غیر مقلد کدھر جائیں۔ کس کی بات مانیں اور کس کی بات کو ترک کریں، کیا اسی کا نام عمل بالحدیث ہے۔

خدا وندا یہ تیرے سادہ لوح بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری

''سلام کے ذریعہ نماز سے نکلنا واجب نہیں''

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ سلام نماز میں نماز کے فرائض میں سے ہے۔(۳)

اس کے برخلاف نواب صدیق حسن خاں صاحب یہ لکھتے ہیں کہ سلام سے نکلنا واجب نہیں۔(۴)

علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار میں عدم وجوب کو اختیار کیا ہے اور دررہیہ میں لکھا ہے کہ سلام سے نکلنا واجب ہے۔

مولوی وحید الزماں صاحب نے نواب صاحب کا رد کیا ہے۔

ناظرین غور فرمائیں کیا اسی کا نام عمل بالحدیث ہے کیا یہ حدیث پر عمل ہے یا اپنی قیاس آرائیاں ہیں۔

---

(۱) ہدیۃ المہدی ص: ۱۳۷ (۲) الروضۃ الندیہ ص: ۷۶ (۳) ہدیۃ المہدی ج ۳، ص: ۱۲۷ (۴) الروضۃ الندیہ ۷۰

شوکانی نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے سلام سے نکلنا واجب اور دوسری کتاب میں لکھا ہے کہ واجب نہیں ۔ یہ لوگ خود اپنی طرف سے اجتہاد کرتے ہیں اور احادیث کو بالائے طاق رکھ دیتے ہیں۔

پھر اہل حدیث ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں:۔

کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھول گیا

"مروجہ میلاد جائز ہے"

مولوی وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں کہ آج کل مولود مروجہ پر انکار جائز نہیں ہے۔(۱) یہ جو کچھ ہو رہا ہے درست ہے۔

لیکن مولوی ثناء اللہ غیر مقلد یہ لکھتے ہیں کہ مروجہ مولود بدعت ہے۔

مروجہ مولود میں چاہنے والے عموماً فاسق وفاجر ہوتے ہیں۔ جوئے سے کھیلتے ہیں، نماز کے پابند نہیں ہوتے ہیں پھر مولود میں رزّل روایات اور من گھڑت حکایات بیان کرتے ہیں پھر جب چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو اپنی مجلس میں بلا لیتے ہیں پھر قیام کرتے ہیں گا گا کر سلام پڑھتے ہیں مولوی وحید الزماں صاحب اس کو جائز اور درست بتاتے ہیں اس پر انکار کو جائز نہیں کہتے ۔ یہ ہے نفس پرستی اسے کوئی عقل رکھنے والا عامل بالحدیث نہیں کہے گا۔

